ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

OPEN ACCESS
CC BY NC

ڈاکٹر رابعہ شاہ
لیکچرر ہزارہ یونیورسٹی
ڈاکٹر الطاف یوسف زئی
ایسوسی ایٹ پروفیسر ہزارہ یونیورسٹی
حفصہ الطاف
ریسرچ سکالر ہزارہ یونیورسٹی

غضنفر علی کی خاکہ نگاری "روئے خوش رنگ" کے تناظر میں

Dr.Rabia Shah*
Lecturer, Hazara University.
Dr.Altaf Yousafzai
Associate Professor, Hazara University.
Hafsa Altaf
Research Scholar, Hazara University.

***Corresponding Author:**

Ghazanfar Ali's Sketch in the Context of "Roy Khush Rang"

Roy khush Rang is a collection of Ghazanfar's sketches, which has a total of 17 sketches. All these sketches are written on Ghazanfar's friends and teachers. Ghazanfar had seen the lives of these people very closely, he was well aware of their virtues and vices and he wrote their sketches in a very nice manner. Ghazanfer is a milestone in Urdu skething.By reading these sketches, one gets a chance to see the lives of academic and literary figures very closely. Ghazanfar has filled the pictures with words, so it is characteristic of Ghazanfar that he also describes the dress of the person whose sketch he writes and describes it in such a way that the character becomes a complete character and appears in front of the reader.

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

ماخذ تحقیقی مجلہ

Key Words: *Ghazanfar Ali's, Sketch, Roy Khush Rang, virtues and vices.*

روئے خوش رنگ غضنفر کے شخصی خاکوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں کل سترہ(۱۷) خاکے ہیں۔ یہ غضنفر کے خاکوں کی دوسری کتاب ہے۔ اس میں غضنفر نے مختلف افراد پر خاکے لکھے جن میں ان کے دوست احباب اور اساتذہ شامل ہیں۔ شافع قدوائی، بیگم رضیہ حلیم جنگ، طارق چھتاری، ساجدہ زیدی، وہاب اشرفی، پروفیسر علی رفاد فتحی، عبید صدیقی، پروفیسر شہریار، معین احسن جذبی، قاضی عبدالستار، عبدالرحیم قدوائی اور نجیب جنگ کے خاکوں سے اس مجموعے کو زینت بخشی۔ غضنفر اردو خاکہ نگاری میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے خاکے کسی نہ کسی شخصیت کی مدح اور ادبی و تہذیبی اہمیت کا آئینہ دار ہیں۔ اردو خاکہ نگاری کی روایت میں جہاں دیگر بڑے بڑے نام ہیں وہیں غضنفر کا بھی ایک معتبر مقام ہے۔ غضنفر نے سارے خاکے زندہ شخصیات پر لکھے ہیں۔ ان شخصیات میں غضنفر کے دوست احباب اور بزرگ شامل ہیں۔ بزرگوں کے خاکے مرتب کرتے ہوئے بڑے احترام اور نیاز مندی سے کام لیا ہے۔ جب کہ دوست احباب کے خاکوں میں بے تکلفی اور اپنائیت کا رنگ نظر آتا ہے۔ غضنفر نے خاکہ نگاری میں اپنے لیے ایک الگ راستہ اپنایا ہے۔ وہ دوسروں کے راستے پر چلنے والے نہیں ہیں۔ غضنفر کے خاکوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ صاحب خاکہ آپ کی دیرپا ملاقاتیں رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے غضنفر نے صاحب خاکہ کے گوشے گوشے سے واقفیت حاصل کی ہے۔ یہ ایک کامیاب خاکہ نگار کی خوبی ہے اس سے صاحبِ خاکہ کے ظاہر کے ساتھ ساتھ اس کے باطن سے بھی واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔

غضنفر کے تحریر کردہ خاکوں میں موضوع شخصیت کے عادات واطوار کے بارے میں بتایا ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ شخصیت کس طبیعت کی مالک ہیں ۔

خاکہ لکھتے وقت خاکہ نگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایمانداری اور سچائی کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دے کیوں کہ انسان خوبیوں اور خامیوں کا مرقع ہے۔ خاکہ نگار کو چاہیے کہ وہ خوبیوں کے ساتھ خامیوں کو بھی پیش کرے تاکہ شخصیت ایک مجسمے کی شکل اختیار کرنے کی بجائے ایک جیتا جاگتا انسان محسوس ہو۔ انسان کے اندر نیکی اور بدی دونوں موجود ہیں۔ انسان نہ مکمل طور پر فرشتہ ہے اور نہ مکمل طور پر شیطان۔ اسی انسان کو پیش کرنا خاکہ نگار کا فن ہے۔ ان خاکوں میں غضنفر نے خوشی اور غم کے بدلتے ہوئے رجحانات کے ساتھ ساتھ کرداروں کی خودداری، رحم دلی، انسان دوستی، شفقت، مخلصی اور سچائی، رعب اور تمکنت، جاہ و جلال، ایمانداری، خود اعتمادی، سیرت وافکار کی عکاسی، عادات و اطوار اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کے اندر موجود دوسری مشترکہ صفات کا ذکر بھی کیا ہے۔ ہر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مخصوص صفات سے نوازا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان میں کہیں نہ کہیں خامیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ جن سے پہلو تہی نہیں کی جا سکتی۔ غضنفر ایک مشہور خاکہ نگار ہیں۔ انہوں نے اپنے خاکوں میں کرداروں کی ایسی تصویر کشی کی ہے جس سے ان کی شخصیت کے تمام پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے خاکوں میں شخصیات کی ایسی کہانیاں پیش کی ہیں جس سے ان کے خاکوں کے کردار خودداری، دردمندی، رحم دلی، قناعت پسندی، مخلصی اور سچائی کی اعلیٰ مثال پیش کرتے ہیں۔ شافع قدوائی اردو ادب کے ایک سنجیدہ محقق اور نقاد ہیں جن کی خدمات نے اردو تنقید اور تحقیق کو فکری استحکام بخشا اور اردو ادب کے علمی سرمایے میں اضافہ کیا۔ غضنفر شافع قدوائی کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "شافع قدوائی ایک نڈر اور بے باک ادیب ہیں۔ وہ بے لاگ تبصرہ کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک کسی قسم کی کوئی مصلحت پسندی نہیں ہوتی۔ وہ ادب کو ادب کی طرح پڑھتے ہیں۔ ایماندارانہ سوچ رکھتے ہیں اور اپنی تنقید میں معروضی نقطہ نظر اپناتے ہیں۔ شافع کا یہ اپروچ انہیں مختلف تو بناتا ہی ہے، ممتاز و مقبول بھی کرتا ہے۔[(1)]"

غضنفر شافع قدوائی کو مختلف خصوصیات کی بنا پر ممتاز ادیب گردانتے ہیں۔ ایک سچا جذبہ رکھنے والا اور ادب سے شغف رکھنے والا، مثبت سوچ کا مالک شخص ہے۔ اپنے نفع و نقصان کا خیال رکھے بغیر ہر طرح سے غیر جانبدار ہو کر تبصرہ کرتے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار بے جھجک ہو کر کرتے ہیں۔ غضنفر نے "روئے خوش رنگ" میں شافع قدوائی کا خاکہ کچھ یوں بیان کیا ہے:

> "بناؤ سجاؤ، رچاؤ اور کساؤ سے خالی ڈھیلے ڈھالے بدن سے ایک نہایت فعال، متحرک پر جوش، ہمہ وقت ملنے ڈولنے اور بات بات میں قہقہہ لگانے والی شخصیت باہر آگئی۔ اس شخصیت کے باطن کا شور اس کا اضطراب، اس کی فعالیت اور اس کا عمل سبھی چیخ چیخ کر بتانے لگے کہ وہ شافع ہے۔ شافع کی شخصیت کو اگر ایک لفظ میں بیان کرنا چاہیں یا اس سے کوئی عنوان دینا چاہیں تو وہ لفظ یا عنوان ہو گا، برعکس۔[(2)]"

مندرجہ بالا عبادت میں غضنفر نے شافع کے حلیے کو بیان کیا ہے۔ ڈھیلے ڈھالے بدن اور ہر وقت حرکت کرنے والے یعنی اپنا کام وقت پر انجام دینے والے ادیب ہیں۔ شافع کے نام کے ایک ایک لفظ کو اگر الگ الگ کر کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

ان کی شخصیت کو نمایاں کیا ہے۔ مصنف نے شافع قدوائی کی شخصیت کا بیان اس خوبصورتی سے کیا ہے کہ ان کا جیتا جاگتا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

غضنفر نے اپنی کتاب "روئے خوش رنگ" میں ایک ماں کا خاکہ تحریر کیا ہے۔ جس کا نام بیگم رضیہ حلیم جنگ ہے۔ بیگم رضیہ کی عمر تقریباً نوے (۹۰) برس تھی۔ لیکن انداز زبان وبیان میں وہ سولہ برس کی لگ رہی تھی۔ بالوں میں چاندی کے علاوہ وہ کہیں سے بھی نوے سال کی نہیں لگ رہی تھیں۔ بیگم رضیہ کے ارد گرد ہمیں محبت، شفقت، سادگی، ملنساری اور ممتا نے ایسے گھیر لیا کہ ہمیں سب کچھ بھول کر اسے دیکھنے اور سننے میں مگن ہو گئے۔ وہ ماں اپنے شریک سفر حلیم جنگ کے روشن پہلو دکھانا چاہ رہی تھی۔ غضنفر ماں سے سنی روداد کو اس طرح لکھتے ہیں:

> "ماں کے بیانات اور رونما ہونے والے واقعات سے حلیم جنگ کا ایسا مرقع تیار ہوا کہ ہماری آنکھیں ان کی صورت دیکھنے کے لیے بے تاب ہو اٹھیں۔ " اماں! حلیم صاحب کی کوئی تصویر کیا ہمیں دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ جواب میں ماں کی آنکھیں خلا سے نکل کر سامنے کی دیوار پر آویزاں ایک تصویر پر مرکوز ہو گئیں۔ ہماری نظریں بھی اس تصویر کی جانب مبذول ہو گئیں۔ اس تصویر کو دیکھ کر ہماری آنکھوں میں دنیا کے کئی خوبصورت انسانوں کی تصویریں ابھر آئیں۔ ہماری محویت کو دیکھ کر ماں بولی۔ "بیٹے! یہ تصویر تو کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحب تصویر تو اس تصویر سے کہیں زیادہ خوبصورت تھے۔ خدا انہیں جنت نصیب کرے! آمین۔ (3)"

اماں نے حلیم جنگ کا ایسا خاکہ پیش کیا ہے کہ قاری کو ان کے حالات جاننے میں دلچسپی محسوس ہونے لگتی ہے ۔ غضنفر نے فن خاکہ نگاری کے تمام اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے یہ خاکہ تحریر کیا ہے۔ واقعات کی ترتیب میں فنکاری کے اعلیٰ نمونے پیش کیے ہیں۔ فرضی واقعات سے اجتناب کرتے ہوئے صداقت کو مقدم رکھا اور شخصیت کا غیر جانبدار ہو کر نقشہ پیش کیا ہے۔

اُردو خاکہ نگاری میں غضنفر کا نام اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے مختلف شخصیات پر لکھا ہے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ نہ صرف انسان کی تصویر کشی بہتر انداز میں کرتے ہیں بلکہ اس کے مقام و مرتبے کا تعین بھی بڑے احسن طریقے سے کرتے ہیں ۔ غضنفر طارق چھتاری کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45
ماخذ تحقیقی مجلہ

"وہ نہایت عمدہ نفیس اور موزوں لباس پہنے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کلائی اور ٹخنوں تک ڈھکے ہوئے تھے۔ اس کے تلوے زمین سے لگے ہوئے تھے جنہیں لکیر کے دونوں طرف کی مٹی مس کر رہی تھی۔ پیروں کی جلد بھی اس کے چہرے کی طرح صاف ستھری، گوری چٹی اور نرم و نازک دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے جسم کی جلد نازک ضرور تھی مگر چہرے کی بناوٹ اور کلائی کی چوڑی ہڈیاں اس کی صلابت کی بھی غمازی کر رہی تھیں۔[4]"

اس اقتباس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صاحب خاکہ نفیس اور عمدہ لباس میں ملبوس ہوتا ہے۔ خوش شکل اور خوش لباس شخص ہے۔ جو اپنے تمام تر رنگ و روغن، آب و تاب اور آن بان کے ساتھ جلوہ فگن ہے۔ غضنفر نے طارق چھتاری کی چال ڈھال، ظاہری شکل و صورت، وضع قطع اور سر سے لے کر پاؤں تک تمام کیفیات کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ جیتا جاگتا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

ساجدہ آپا کو اردو ادب میں وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا گیا جس کی وہ مستحق تھیں۔ انہوں نے اردو ادب کے لیے بہت ذخیرہ چھوڑا۔ جب تک کچھ لکھتیں نہ ان کو چین نہیں آتا تھا۔ وہ کتابوں کو صرف پڑھتی نہیں تھیں بلکہ چیزوں کو حفظ کر لیتی تھیں۔ آخری عمر تک ان کا پڑھنے کا جنون ویسے کا ویسا ہی برقرار رہا۔ علم کے حصول کے لیے دور دراز ملکوں کا سفر کرنا ان کے لیے معمولی بات تھی علم بانٹنا کوئی ان سے سیکھے۔ ہمیشہ ان کے یہ الفاظ ہوتے تھے تو چیز بانٹی جاتی ہے وہ کبھی کم نہیں ہوتی۔ غضنفر ساجدہ آپا کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"ساجدہ آپا بھی انسان تھیں اور ان میں بھی انسانی کمیاں اور کمزوریاں تھیں۔ مجھے نظر بھی آئیں مگر میرا وطیرہ یہ ہے کہ میں شخصیت کے سیاہ رنگوں کو نہیں دکھاتا وجہ یہ ہے کہ سیاہی سے سفید چہروں پر دھبے پڑ جاتے ہیں اور اچھی خاصی صورتیں داغدار ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ میں سیاہی کو اپنے میں جذب کر لیتا ہوں اور صرف سفیدی پر ہی توجہ مرکوز رکھتا ہوں۔ ایسا کرنے سے اچھی صورتوں کی تابناکی باقی رہتی ہے اور دیکھنے والوں کو لطف و انبساط بھی حاصل ہوتا ہے اور کسی حد تک راستوں کے لیے روشنی بھی ملتی ہے۔[5]"

اس اقتباس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ غضنفر ساجدہ آپا کا خاکہ تحریر کرتے ہوئے ان کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیوں کا بھی جائزہ لیا ہے مگر خاکہ لکھتے ہوئے انہوں نے صرف خوبیوں کا ہی ذکر کیا ہے کیوں کہ وہ خامیوں سے اس شخصیت کو مسخ نہیں کرنا چاہتے ویسے تو حلیہ نگاری میں قابل ذکر عنصر یہ ہے کہ جس شخصیت کا خاکہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45
ماخذ تحقیقی مجلہ

لکھا جائے اس کی عادات و خصائل کے ساتھ ساتھ اس کی خوبیوں اور خامیوں کو بھی بیان کر دیا جائے تا کہ انسان فرشتہ نہیں بلکہ انسان ہی کے روپ میں سامنے آئے۔ انسان خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ ہے۔ خاکہ انسان کی مکمل تصویر کشی ہے۔ بہترین خاکہ وہی ہے جس میں صاحب خاکہ کی خوبیاں اور خامیاں دونوں بیان کی جائیں لیکن غضنفر نے اس خاکے کو لکھتے ہوئے ساجدہ آپا کی صرف خوبیاں ہی بیان کی ہیں۔

غضنفر کے دوستوں میں ایک دوست وہاب اشرفی بھی ہیں۔ وہاب اشرفی غضنفر کے وہ دوست ہیں جو ہر محفل میں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ انہیں جب بھی موقع ملتا ہے وہ ان کے ادبی کارناموں کو سراہتے تھے۔ غضنفر کو بھی وہاب اشرفی کی خوبیوں کا اعتراف ہے اور وہ وہاب صاحب کا خاکہ لکھتے ہوئے ان کے حافظے کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

"ان کے حافظے کا یہ عالم ہے کہ اس میں ادب عالم کے بے شمار افسانوں کے کردار گشت کرتے نظر آتے ہیں۔ اپنے ناولوں کے سارے کردار مجھے تو یاد نہیں رہتے مگر وہاب صاحب کو ازبر ہیں۔ اس معاملے میں وہاب صاحب کا حافظہ کسی حافظ قرآن سے کم نہیں معلوم ہوتا۔ انھیں فکشن یا ادب کا حافظ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔ [6]"

غضنفر نے وہاب اشرفی کے علم وادب سے لگاؤ کو بہترین انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کو ناولوں اور افسانوں کے کردار ازبر ہو جاتے ہیں ان کی ساری زندگی ان کی علم کی جستجو میں صرف ہوئی ہے۔ انھوں نے وہاب اشرفی کا خاکہ اس طرح سے تحریر کیا ہے کہ ان کی شخصیت کے تمام پہلو نمایاں ہو جاتے ہیں۔

پروفیسر علی رفاد فتیحی کو لسانیات کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب سے بہت محبت تھی۔ وہ لسانیات کے پروفیسر تھے لیکن لسانیات سے زیادہ اردو سے محبت کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ اردو کے فروغ کے لیے کام کرتے رہے۔ اردو کی خوبیوں سے خود بھی واقف تھے اور دوسروں کو بھی بتاتے تھے۔ وہ ہر وقت اس بات کو محسوس کرتے تھے کہ اردو زبان کے تحفظ اور ترقی کی فکر کرنی چاہیے۔ ورنہ مستقبل میں اس کے چراغ کو روشن کرنا مشکل کیا ناممکن ہو جائے گا۔ غضنفر اپنے خاکہ میں یوں بیان کرتے ہیں کہ:

"ان کی رواداری، گھر، دفتر، محلہ، پڑوس ہر جگہ نظر آتی ہے۔ اپنے اس وصف کو برقرار رکھنے اور اسے نبھانے میں وہ بڑے سے بڑا جوکھم بھی اٹھا لیتے ہیں اور اپنے بھاری نقصان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ [7]"

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

ماخذ تحقیقی مجلہ

غضنفر نے قتیبی کی جہاں اور بہت سی خوبیاں بیان کی ہیں وہیں ایک اہم خوبی کا ذکر بھی کیا ہے کہ دشمن سے بھی برائی نہیں کرتے بلکہ اس کو بھی بہتر بنا کر پیش کرتا ہے۔ وہ کسی کی برائی بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ وہ ہر شخص کے لیے مخلص ہو کر سوچتے ہیں اور ان کے کام آتے ہیں، پریشانیاں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غضنفر عبید صدیقی کی شخصیت سے بھی بہت متاثر تھے۔ عبید صدیقی ایک قدر دان شخص تھے۔ ہر شخص کے لیے ان کے دل میں محبت کا قوی جذبہ موجود تھا۔ جو اور لوگوں میں بہت کم نظر آتا ہے۔ ہر ایک کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتا۔ ہر ایک کی فکر کرنا ان کے خون میں شامل تھا۔ کوئی بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کرتے اور ساتھ ساتھ اس کو صحت ٹھیک رکھنے کے نسخے بتاتے اور ان کے لیے پریشان ہونا ان کے قد کو اور بھی اونچا کر دیتا ہے۔ غضنفر نے عبید صدیقی کا خاکہ لکھنے میں زبان و بیان کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ غضنفر عبید صدیقی کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "اسے کینسر کے خونی پنجے نے دبوچ لیا اور ٹھیک اسی طرح اسے بھی جلا گلا کر ختم کر دیا۔ جس طرح استاد محترم شہر یار صاحب کو ختم کیا تھا۔ یعنی پہلے تو چہرے سے رنگ اڑا دیا، آنکھوں میں اندھیرا بھر دیا، اس سے بال چھین لیے، جسم کا گوشت خشک کر دیا، رنگ روپ" کو بد ہیئت بنا دیا پھر کسی دن دماغ کے ایک حصے کو سن کر دیا۔ کسی دن دل کے ایک خانے کو بند کر دیا۔ کسی دن کڈنی کو سلا دیا۔ کسی دن جگر کو بے جان کر دیا۔ کسی دن تنفس میں روڑا اٹکا دیا۔ کسی دن کئی حصوں کو ایک ساتھ ساکت کر دیا۔ کم بخت یہ کیسا مرض ہے کہ مریض کو تو مارتا ہی ہے اس کے متعلقین کو بھی زندہ نہیں چھوڑتا۔ (8)"

اس اقتباس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جہاں غضنفر نے عبید صدیقی کی لفظوں کی مدد سے ایسی تصویر کھینچی ہے کہ عبید صدیقی ہمیں چلتے پھرتے دکھائی دینے لگتے ہیں وہاں ہی غضنفر نے زبان و بیان سے محبت کا مکمل ثبوت دیا ہے۔

غضنفر کے محسن پروفیسر شہر یار جس کا ذکر انہوں نے بارہا اپنی تصنیفات میں کیا ہے۔ پروفیسر شہریار غضنفر کے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مخلص دوست، بھائی یا باپ کا رشتہ نبھاتے تھے۔ وہ شہریار صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "میرا اور شہر یار صاحب کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا اور میں واقعی ان کے نزدیک بیٹے کی طرح ہو گیا اور میری شادی میں کسی وجہ سے میرے والد نہ آسکے تو باپ والا کردار

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

بھی انہوں نے ہی ادا کیا۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ میرے والد شادی میں شریک نہیں ہو پا رہے ہیں تو وہ خود میرے پاس آئے اور بڑے ہی جذباتی لہجے میں بولے میں آپ کے والد کی جگہ تو نہیں لے سکتا مگر اتنا ضرور یقین دلا سکتا ہوں کہ شادی میں ان کی کمی آپ کو محسوس نہیں ہوگی اور انہوں نے ایک دن میں سولہ گھنٹے کا سفر وہ بھی روڈویز کا طے کر کے شادی میں شرکت کی اور وہ تمام فرائض ادا کیے جو میرے والد کو ادا کرنے تھے۔(9)"

پروفیسر شہریار غضنفر کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے تھے اور وہ ان پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ غضنفر نے پروفیسر شہریار کی انوکھی شخصیت کی ترجمانی کی ہے۔ اس خاکہ میں غضنفر نے جذبات اور حقیقت سے شہریار صاحب کی تصویر کشی کی ہے۔

غضنفر نے معین احسن جذبی صاحب کا خاکہ لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے "دنیا کو سمجھ کر بیٹھے ہیں"۔ غضنفر نے معین احسن جذبی کا خاکہ لکھتے ہوئے ان کی علمی، ادبی اور شخصی خوبیوں کو سچائی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ جس سے ان کی باطنی کیفیت، ادبی مزاج، فکری گہرائی اور ذاتی عادات و اطوار کا پتہ چلتا ہے۔ معین صاحب کی جہاں خوبیاں بیان کی ہیں وہاں ہی غضنفر نے جذبی صاحب کے غصے کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ غصے کے بہت تیز تھے۔ اسی وجہ سے لوگ ان سے زیادہ ملنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک تو ان کا رعب داب اس قدر تھا کہ طالب علم اپنے کام کے سلسلے میں بھی ان کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ اتنے سخت مزاج تھے یا نہیں لیکن لوگوں نے ان کے بارے میں مشہور کیا تھا کہ جذبی صاحب غصے کے تیز ہیں۔ غضنفر لکھتے ہیں:

"جذبی کی روداد سفر اور انداز حیات پر غور کرتے وقت یہ محسوس ہوا کہ جذبی سادہ اور سیدھے ضرور تھے۔ مگر ان میں ٹیڑھ پن بھی بہت تھا۔ ان کی شخصیت کے اس ٹیڑھ پن نے انہیں زمانہ تو رفانہ اپنے باپ کے آگے بھی جھکنے نہیں دیا، اسی نے انھیں بھیڑ سے نکال کر ایک کیا، منفرد بنایا، مضبوط کیا، مسرور کیا۔(10)"

غضنفر نے جذبی کا خاکہ یوں لکھا کہ وہ سادے ضرور تھے مگر ان کی سادگی میں بھی ٹیڑھ پن تھا۔ ان میں کہیں نہ کہیں اکڑ پائی جاتی تھی جو کسی کے آگے جھکنے نہیں دیتی تھی۔ مگر ان میں اچھائیاں بھی ہیں۔ وہ ایک مخلص اور ملنسار شخص تھے جو تمام طالب علموں میں برابری کا سلوک کرتے تھے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ رویہ رکھتے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

قاضی عبد الستار اردو ادب کی مایہ ناز شخصیت تھے کہ آپ نے کئی ناول اور افسانے تخلیق کیے ہیں ۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں آپ نے درس و تدریس کے فرائض سر انجام دیے۔ آپ کو کئی اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ غضنفر ان کی شخصیت سے بھی متاثر تھے آپ نے ان پر بھی خاکہ تحریر کیا۔ غضنفر ایک مانے ہوئے خاکہ نگار ہیں کسی شخص کے حلیے کو پیش کرنے میں کہیں کسی کی ٹوپی کا ذکر کرتے ہیں تو کہیں کسی شخص کی بغیر ٹوپی اور لمبے بالوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اکثر خاکے میں شخصیت کو اجاگر کرنے میں ان کی تخلیقات کے ذریعہ پہچان بتانا چاہتے ہیں۔ کچھ یوں ہی قاضی عبد الستار کے خاکے میں بیان کرتے ہیں:

"لمبے بالوں اور بنا ٹوپی کی غیر روایتی شیروانی والے استاد کے لبوں سے نکلے ہوئے اس جملے کا میں نے بھی لطف لیا اور چاول پر لکھے قل ھو اللہ کو ایک میوزیم کے گوشہ فنون لطیفہ میں دیکھا۔ پھر بھی فن افسانہ سے اس جملے کا تعلق میری سمجھ میں نہ آسکا۔ اس رمز آمیز مجازی فقرہ کی عقدہ کشائی میں ادھر ادھر بھٹکتا اور اندھیرے میں ٹامک ٹوپے مارتا پھر رہا تھا کہ اچانک ایک دن سات پہل کا ستارا اور پورے چاند والے پیتل کے گھنٹے پر نظر پڑ گئی پڑھا تو اس قول کے معنی چمک اٹھے۔ آنکھوں آنکھوں میں اجالا ہوا تو کوزے میں سمند، سمندر میں صدف اور صدف میں موتی دکھائی دینے لگے یہ بھی نظر آنے لگا کہ افسانے میں لفظ موتی کی طرح پروئے جاتے ہیں۔(11)"

غضنفر نے اس اقتباس میں قاضی عبد الستار کا حلیہ بڑے اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔ قاضی عبد الستار ایک زمانہ شناس، وقت کے نباض اور ترجمان حیات و کائنات ادیب تھے۔ بحیثیت استاد وہ انتہائی شفیق تھے۔ اپنے طالب علموں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اپنائے رکھتے۔ ان کی طبیعت میں ظرافت کا پہلو بھی تھا۔ مگر ظرافت میں بھی شائستگی کو برقرار رکھتے ہیں۔ ان کے مذاق کا انداز ہمیشہ تہذیب کے دائرے میں رہتا ہے۔ اور اکثر ادبی حسن کا عکاس ہوتا ہے۔ الغرض غضنفر نے اپنے استاد کا ایسا خاکہ تحریر کیا ہے کہ جیتا جاگتا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے انہوں نے قاضی صاحب کی علمی ادبی اور شخصی خوبیوں کو صداقت سے بیان کیا ہے۔

غضنفر نے روئے خوش رنگ" میں عبد الرحیم قدوائی کا بہت خوبصورت انداز میں خاکہ پیش کیا ہے۔ غضنفر کی یہ خوبی ہے کہ وہ جس شخصیت کا خاکہ لکھتے ہیں ان سے کئی بار ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہوتے ہیں۔ ان کی صاحب خاکہ سے بے تکلفی اور برجستگی نظر آتی ہے۔ عبد الرحیم قدوائی کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45
ماخذ تحقیقی مجلہ

"پاجامہ، شیر وانی اور ٹوپی پہنتے اور داڑھی رکھنے والا یہ شخص اپنی وضع قطع سے کسی مولوی کا لک دیتا ہے جو لوگ اسے قریب سے نہیں جانتے انھیں واقعی یہ مولوی یا مولانا لگتا ہو گا اور ان کے خیال میں کسی مدرسے کا امام یا مدرسے کا مدرس یا زیادہ سے زیادہ کسی شعبہ اسلامیات یا دینیات کا استاد ہو گا۔ ان کے وہم و گمان میں یہ بھی نہیں ہو گا جس شخص کو وہ امام، مدارس یا شعبہ اسلامیات یا عربی کا استاد سمجھ رہے ہیں وہ انگریزی زبان و ادب کا استاد نکلے گا اور وہ ایسا ویسا استاد نہیں جو ہندوستان کے کسی کالج میں ہندوستانی انداز میں انگریزی پڑھاتا ہے اور اپنے علاقائی لب و لہجے سے انگریزی کی ٹانگیں توڑتا ہے اور خود اپنی زبان کو بھی زخمی کرتا ہے۔ بلکہ ایسا استاد جو انگریزوں کے ملک میں جا کر خود انگریزوں کو بھی انگریزی سکھاتا ہے۔ ذرا تصور کیجیے اس صورت حال کا جس میں شیر وانی، پاجامہ، ٹوپی اور داڑھی والا ایک شخص انگلینڈ کے کلاس روم میں کوٹ پتلون، ٹائی اور پینٹ والوں کے درمیان انگریزی پر لیکچر دیتا ہو گا۔ (12)"

اس اقتباس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پروفیسر عبد الرحیم قدوائی کوئی معمولی شخص نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مولوی یا مولانا انگریزی زبان کے بہت بڑے عالم ہیں جس کی علمیت کی داستانیں دور دراز ملکوں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ شرعی حلیہ رکھنے والا پروفیسر وضع قطع کے لحاظ سے مولوی نظر آتا ہے لیکن وہ اس پیشے کے لحاظ سے اس کے برعکس ہیں۔ وہ انگریزی زبان و ادب کے پروفیسر ہیں۔ جن کی علمیت کی دھاک ہندوستان سے لے کر انگلستان تک پھیلی ہوئی ہے۔ غضنفر نے جہاں قدوائی صاحب کی علمی قابلیت کا اعتراف کیا ہے وہیں ان کی شخصی خوبیاں بھی بیان کی گئیں ہیں وہ اصولوں کے پابند ہیں۔ ان کے اندر انسانی ہمدردی اور نرم دلی کے جذبات ہر وقت ٹھاٹھیں مارتے ہیں۔ خاکہ نگار نے پروفیسر قدوائی کی انوکھی شخصیت کی ترجمانی بہترین انداز میں کی ہے۔

مجموعی طور پر اگر غضنفر کی خاکوں کی اس کتاب کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ غضنفر نے ان اشخاص کے خاکے لکھے ہیں جن سے ان کا بہت قریب کا تعلق تھا۔ جن اشخاص سے ان کی روز کی ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ جن کی شخصیت کی خوبیوں اور خامیوں سے وہ اچھی طرح واقف تھے۔ لیکن انھوں نے اپنے دوستوں کے خاکے لکھتے ہوئے بے تکلفی دکھائی ہے ان کی خوبیوں کے ساتھ خامیوں کا بھی ذکر کیا ہے لیکن اپنے اساتذہ کے خاکے لکھتے ہوئے وہ احترام کا پورا خیال رکھا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

خاکہ شخصیت کی تصویر کشی کا فن ہے۔ یہ فن چند فنی لوازم کا متقاضی ہے۔اس میں اختصار، حقیقی واقعات کا بیان، مرقع کشی، واقعات کی عمدہ ترتیب اور ان کے درمیان تسلسل، غیر جانبداری، اظہار کی جرات اور شعوری فراست کے ساتھ ساتھ دلکش انداز میں شخصیت کو بیان کیا جاتا ہے۔ خاکہ نگار جب کسی شخص کا خاکہ مرتب کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے متعلق وہی باتیں بیان کرے جو اس شخص کے اندر پائی جاتی ہوں۔ وہ کسی شخصیت کے بیان کے وقت اپنی پسند وناپسند اور بے جاتعصبات کا شکار نہ ہو۔ وہ اپنی تحریر میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے من گھرٹ اور فرضی واقعات بیان نہ کرے۔ یہ سب باتیں فن خاکہ نگاری کے اصولوں کے خلاف ہیں۔ خاکہ نگار کی اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں شخصیت کو اچھا یا برا بنائے بغیر جیسی وہ ہوتی ہے ویسی ہی پیش کر دی جاتی ہے ۔غضنفر نے اپنے خاکے لکھتے ہوئے اس کا پورا خیال رکھا ہے۔ کسی شخص کی شخصیت کے وہ ہی پہلو بتائیں ہیں جو اس کی شخصیت میں موجود تھے من گھڑت اور فرضی واقعات بیان کرنے کی بجائے سچے واقعات لکھے ہیں۔غضنفر نے تصویروں میں لفظوں سے رنگ بھرا ہے۔ یوں غضنفر کا یہ وصف ہے کہ جس کا خاکہ لکھتے ہیں اس کا حلیہ بھی بیان کرتے ہیں اور اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ وہ شخصیت ایک مکمل کردار بن کر قاری کے سامنے آجاتا ہے۔ یہی حلیہ نگاری کا فن کردار کو زندہ اور حقیقی بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ الغرض غضنفر نے جس کا بھی خاکہ لکھا اس کی شکل وصورت ایسے لفظوں میں اتار دی جیسے چہرے کے سامنے آئینہ رکھ دیا ہو۔

حوالہ جات

1۔ غضنفر، روئے خوش رنگ، نیو پرنٹ سینٹر، دہلی، ۲۰۲۲ء، ص 23

2 ایضاً ، ص 21

3 ایضاً ، ص 43

4 ایضاً ، ص 47

5 ایضاً ، ص 66

6 ایضاً ، ص 82

7 ایضاً ، ص 78

8 ایضاً ، ص 93

9۔ غضنفر، دیکھ لی دنیا ہم نے، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۲۲ء، ص 103

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 2, (April to June 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-II)urdu-45

10 ایضاً ، ص128

11 ایضاً ، ص161

12 ایضاً ، ص174